غلط خیال کی وجہ سے جاپانی خودکشی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اسی غلط خیال کی وجہ سے بعض جوگی اپنے ہاتھ یا پاؤں یا زبان بیکار کر لیتے ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے آپ کو خدا کا مملوک سمجھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ جسم اور اس کی قوتیں خدا کا عطیہ اور اس کی امانت ہیں، اس کے نزدیک اپنے آپ کو بانجھ کر لینا ویسا ہی گناہ ہے جیسا کسی دوسرے انسان کو زبردستی بانجھ کر دینا یا کسی کی بینائی ضائع کر دینا گناہ ہے۔

اجنبی ماحول میں تبلیغِ اسلام

سوال: میں علی گڑھ یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ ہوں اور آج کل نائیجیریا میں بحیثیت سائنس ٹیچر کام کر رہا ہوں۔ جب میں ہندوستان سے یہاں آ رہا تھا اس وقت خیال تھا کہ میں ایک مسلم اکثریت کے علاقہ میں جا رہا ہوں اس لیے شرعی احکام کی پابندی میں کوئی دقت نہیں ہو گی۔ لیکن یہاں آ کر دیکھا تو معاملہ کچھ اور ہی نکلا۔ جس علاقے میں میرا قیام ہے یہ غیر مسلم اکثریت کا علاقہ ہے۔ یہاں عیسائی مشنریز خوب کام کر رہے ہیں۔ بہت سے اسکول اور ہسپتال ان کے ذریعے سے چل رہے ہیں۔ مسلمان یہاں پانچ فی صدی سے زیادہ نہیں ہیں اور وہ بھی تعلیم کے میدان میں بہت پیچھے ہیں۔ انگریزی نہیں بول سکتے حالانکہ ہر ایک عیسائی تھوڑی بہت انگریزی بول لیتا ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں کی بہت مانگ ہے۔ یہاں پر بہت سے غیر ملکی ٹیچر اور سوداگر کام کر رہے ہیں۔ ان میں زیادہ تر عیسائی اور ہندو ہیں۔ میں اپنی طرز کا اکیلا ہوں۔ میرے شہر میں صرف تین بہت چھوٹی مسجدیں ہیں۔ وہ بھی بہت ہی شکستہ حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ ڈھونڈ دور کہیں اذان کی آواز بھی نہیں آتی۔ یہ ملک اکتوبر میں آزاد ہونے والا ہے۔ مجموعی حیثیت سے پورے ملک میں مسلم اکثریت ہے۔ لیکن اس کے باوجود مسلم کلچر کے مقابلہ میں مغربی اور عیسائی کلچر یہاں بہت

نمایاں ہے۔ شراب کا استعمال شاید مغربی ممالک سے بھی زیادہ ہے لیکن ان سب کے باوجود دو باتیں یہاں خاص طور پر دیکھنے میں آئیں۔ ایک انسانی رواداری۔ اس معاملہ میں یہ لوگ ہم سے بڑھے ہوئے ہیں۔ غیر ملکی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ دوسری چیز یہ ہے کہ جو مسلمان یہاں ہیں ان کے اوپر مغربی طرزِ فکر کا اتنا اثر نہیں ہوا جتنا کہ ہمارے ہاں ہے ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ یہ لوگ اب تک مغربی تعلیم کا بائیکاٹ کرتے رہے ہیں

ان حالات میں آپ مشورہ دیجیے کہ کس طرح اسلام کی صحیح نمائندگی کی جائے اور یہاں کے لوگوں کو انگریزی میں کونسا لٹریچر دیا جائے۔ پڑھا لکھا طبقہ انگریزی لٹریچر سمجھ سکتا ہے۔ "پردہ" کی طرح اگر کوئی کتاب شراب نوشی پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے لکھی گئی ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیے۔

دوسرے یہ بھی آپ سے مشورہ چاہتا ہوں کہ ایسے حالات میں کس طرح انسان صحیح راہ پر قائم رہے جبکہ ماحول اور سوسائٹی دوسرے رنگ میں رنگے ہوں۔

نیز حسبِ ذیل چیزوں پر اگر روشنی ڈالیں تو آپ کا مشکور رہوں گا۔

۱۔ یہاں پر دعوتوں اور پارٹیوں میں شراب کا استعمال عام طور پر ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ان دعوتوں میں شرکت کرنا چاہیے یا نہیں؟ اب تک میرا طرزِ عمل یہ رہا ہے کہ ایسی جگہوں پر ضرور شرکت کرتا ہوں اور شراب اور دوسری اس قسم کی چیزوں سے انکار کر دیتا ہوں تاکہ کم از کم ان کو یہ احساس تو ہو جائے کہ بعض لوگوں کو ہماری یہ مرغوب غذا ناپسند ہے۔

۲۔ ان کے برتنوں میں کھانا اور پینا درست ہے یا نہیں۔

۳۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن میں الکوہل کی تھوڑی بہت آمیزش ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے ان کا استعمال جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۴۔ اگر کوئی دعوت کچھ لوگوں کو یہاں دی جائے تو اس میں شراب دی جا سکتی ہے

یا نہیں۔ کیونکہ یہاں کے لوگ بغیر شراب کے دعوت ہی نہیں سمجھتے۔ اور اگر اس کا استعمال نہ کیا جائے تو اس کا کیا بدل دیا جائے؟

جواب:۔ خوشی ہوئی کہ آپ کو ملک سے باہر ایک ایسی جگہ کام کرنے کا موقع ملا ہے جہاں آپ اسلام کی بہت کچھ خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ کو اپنی جگہ یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آپ پسماندہ مسلمانوں اور غیر مسلموں، سب کے سامنے حقیقی اسلام کی نمائندگی کے لیے مامور ہیں، اور اپنے قول یا عمل سے اگر آپ نے ذرا بھی غلط نمائندگی کی تو بہت سے بندگانِ خدا کی گمراہی کا وبال آپ کے اوپر ہوگا۔ اس احساس کے ساتھ اگر آپ وہاں رہیں گے اور اپنی حدِ استطاعت تک اسلام کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر ایک مسلمان کی زندگی کا نمونہ بننے کی کوشش کرتے رہیں گے تو امید ہے کہ یہ آپ کی اپنی ترقی کے لیے بھی مفید ہوگا اور کیا عجب کہ یہی چیز آپ کے ہاتھوں بہت سے لوگوں کی ہدایت کا سبب بھی بن جائے جس کا اجر آپ کو خدا کے ہاں نصیب ہو۔

وہاں کے جو حالات مجھے آپ کے خط سے معلوم ہوتے ہیں ان پر غور کرنے کے بعد میرے نزدیک کام کی جو صورتیں مناسب ہیں وہ عرض کیے دیتا ہوں۔

مقامی زبان سیکھنے اور بولنے کی مشق کریں اور صرف انگریزی پر اکتفا نہ کریں۔ غیر ممالک میں جب باہر کا کوئی شخص مقامی لوگوں سے ان کی اپنی زبان میں بات کرتا ہے تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کی بات بڑی دلچسپی کے ساتھ سنتے ہیں۔

مقامی مسلمانوں کے ساتھ ربط ضبط بڑھائیے۔ ان کو صحیح دین سمجھانے اور اسلامی طور طریقے سکھانے کی کوشش کیجیے۔ ان میں سے جن کے بچے آپ کے مدرسے میں پڑھتے ہوں ان پر خاص توجہ کیجیے تاکہ وہ آپ کو اپنا ہمدرد سمجھیں۔ دوسرے مدرسوں میں پڑھنے والے بچوں کو بھی اگر آپ ان کی تعلیم میں کچھ مدد دے سکتے ہوں تو ضرور دیجیے۔ جو لوگ آپ سے انگریزی پڑھنا چاہتے ہوں انہیں پڑھائیے۔ اس طرح ان کے دلوں میں اپنے لیے جگہ پیدا کیجیے اور پھر ان کے اندر دین کا صحیح علم و عمل پھیلانے اور ان کے حالات درست کرنے کی سبیل

نکالیے۔ ان میں اگر کچھ با اثر آدمیوں سے تعلقات ہو جائیں تو انہیں مسلمانوں کے حالات کی اصلاح کے طریقے بتائیے اور اخلاص و حکمت کے ساتھ کام کرنے پر اُبھاریے۔ بے غرضی، محبت، تواضع اور حقیقی خیر خواہی کے ساتھ جب آپ ان کی بھلائی کے لیے کوشاں ہونگے تو دیر یا سویر، انشاءاللہ ایک دن آپ ان کے دل اپنی مٹھی میں لے لیں گے اور وہ آپ کے کہے پر چلنے لگیں گے۔

جس مدرسے میں آپ کام کرتے ہیں وہاں اپنے طرزِ عمل سے اپنی اہلیت، فرض شناسی اور بلند اخلاقی کا سکہ بٹھانے کی کوشش کیجیے، یہاں تک کہ طلبہ اور اساتذہ اور منتظمین سب پر آپ کا اخلاقی اثر قائم ہو جائے۔ پھر وہ راستے تلاش کیجیے جن سے آپ غیر مسلم طلبہ اور اساتذہ میں اپنے خیالات پھیلا سکیں۔ اس معاملہ میں غایت درجہ تدبّر و دانائی کی ضرورت ہے۔ جو موقع بھی اسلام کی نمائندگی کا ملے اسے ہاتھ سے نہ جانے دیجیے لیکن ایک قدم بھی غلط نہ اٹھائیے ورنہ نتائج اُلٹے برآمد ہونگے۔ طبیب کی دانائی اسی میں ہے کہ وہ مریض کو ٹھیک دوا کی خوراک بروقت دے، نہ کم خوراک دے اور نہ زیادہ دے بیٹھے۔

عام لوگ جن سے آپ کا میل جول ہو ان سے اپنی گفتگوؤں میں مناسب طریقے پر اسلام کا تعارف کرائیے۔ مغربی تہذیب کی کمزوریاں ان پر واضح کیجیے۔ عیسائیت کی ناکامی اس حد تک انہیں سمجھائیے جس کے سننے کا ان میں تحمل ہو۔ پھر جن لوگوں میں اسلامی لٹریچر دیکھنے کی خواہش آپ پائیں ان کو موزوں لٹریچر پڑھنے کے لیے دیجیے۔ مانگ پیدا کیے بغیر ہر ایک کو لٹریچر دینا شروع نہ کر دیجیے۔ انگریزی لٹریچر کی ایک فہرست آپ کو یہاں سے بھجوا دی جائیگی اسے منگوا کر اپنے پاس رکھ لیں۔

غیر مسلموں میں سے جن کے اندر آپ خاص صلاحیت، سلامتِ طبع اور حق پسندی محسوس کریں ان سے ذاتی تعلقات بھی بڑھائیے اور ان پر خصوصیت کے ساتھ کام بھی کیجیے تاکہ اللہ انہیں ہدایت نصیب کرے۔ لیکن اپنے ہاتھ پر کسی کو مشرف باسلام کرنے سے پرہیز کیجیے۔ جو شخص بھی مسلمان ہونا چاہے اسے مقامی مسلمانوں کے پاس بھیجیے۔

شراب نوشی کے خلاف انگریزی میں بہت سا لٹریچر موجود ہے۔ آپ (CHURCH-) (OF ENGLAND TEMPERANCE SOCIETY) سے لندن کے پتہ پر اور (ANTI-) (SALOON LEAGUE OF AMERICA) سے واشنگٹن کے پتے پر مراسلت کر کے اس موضوع کے متعلق لٹریچر کی فہرستیں منگوا لیں اور مناسب کتابوں کا انتخاب کر کے حاصل کر لیں۔

اب مختصر طور پر میں آپ کے سوالات کا جواب عرض کرتا ہوں۔

(۱) دوسروں کی طرف سے اگر آپ کو دعوت دی جائے تو اس میں ضرور شرکت کریں کیونکہ اس کے بغیر آپ ان کی اصلاح کے لیے ان سے گھل مل نہ سکیں گے۔ اس نیت کے ساتھ اگر آپ ایسی محفلوں میں شریک ہوں جہاں لوگ شراب پیتے ہوں تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں مواخذہ نہ ہوگا۔ آپ ان کی مجلسوں میں شریک ہو کر علانیہ نہ صرف یہ کہ شراب پینے سے پرہیز کریں بلکہ کھلم کھلا اس پرہیز کے معقول وجوہ ہر پوچھنے والے کو ایسے طریقے سے سمجھائیں کہ اسے ناگوار خاطر نہ ہو۔ شرابیوں کی محفل میں اُن لوگوں کی شرکت تو بلاشبہ مُضر ہے جو شراب نہ پینے پر شرماتے ہوں، لیکن اُن لوگوں کی شرکت بہت مفید ہے جو دھڑلے کے ساتھ شراب نوشی سے انکار کریں اور دلیل کی طاقت سے شراب پینے کی بُرائی وہیں اسی محفل میں ان لوگوں کو سمجھانے پر آمادہ ہو جائیں جو ان سے شراب نہ پینے کے وجوہ دریافت کریں۔ یہ تو بہترین تبلیغ ہے جس پر میں خدا سے اجر کی توقع رکھتا ہوں۔

(۲) ان کے صاف دُھلے ہوئے برتنوں میں آپ کھانا کھا سکتے ہیں اگر آپ کو اطمینان ہو کہ وہ کسی حرام چیز سے ملوث نہیں ہیں۔ اطمینان نہ ہونے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ آپ دعوت وصول ہوتے ہی اپنی اولین فرصت میں داعی کو اپنے اصول اور مسلک سے آگاہ فرما دیں اور ان کو لکھ بھیجیں کہ آپ کے ساتھ دعوت میں ان اصولوں کو ملحوظ رکھا جائے۔

(۳) جن چیزوں میں الکوہل کی آمیزش ہو ان کا استعمال اس وقت تک نہ کرنا چاہیے

جب تک کوئی طبیب آپ کی جان بچانے کے لیے یا آپ کی صحت کو غیر معمولی نقصان سے بچانے کے لیے اس کا استعمال ناگزیر نہ بتاتے۔

(۴) آپ خود جن لوگوں کو مدعو کریں ان کو ہرگز شراب نہ پلائیں۔ دعوت دینے سے پہلے آپ کو انہیں آگاہ کر دینا چاہیے کہ آپ دعوت میں اپنے اصول کے خلاف کسی کو شراب نہیں پیش کر سکتے۔ اس شرط پر جو لوگ آپ کی دعوت قبول کریں صرف انہی کو مدعو کیجیے۔ شراب کا بدل پیش کرنا ہو تو پاکستان یا ہندوستان سے شربت روح افزا یا ایسا ہی کوئی اور خوش رنگ و معطر مشروب منگوا لیجیے۔ امید ہے کہ وہ ان لوگوں کو بہت پسند آئے گا۔

ضرورت ہے

ایک انگریزی پڑھے لکھے دینی گھرانے کے گیارہ سالہ بچے کے لیے ایک ایسے شائستہ با اخلاق اور ہمہ وقت اتالیق کی ضرورت ہے جو معیاری طور پر عربی، فارسی، قرآن، حدیث، سیرت دبہ حیثیت مضمون تاریخ اسلام، اخلاقیات، جغرافیہ و سیاسیات اور اردو پڑھا سکیں اور خالص دینی بنیادوں پر بچے کی ہمہ وقت تعمیر و تربیت کر سکیں۔ اور فنون سپہ گری کی الگ سے تحصیل کے وقت بچے کی اخلاقی نگرانی فرما سکیں۔

اتالیق کے پاس ذیل کی صفات و اسناد کا ہونا ضروری و لازمی ہے۔ اسلام کے لیے سچا اور مقصدی جذبہ و فکر رکھتے ہوں۔

اسلام کے تحریکی و تعمیری تصور تعلیم سے واقف ہوں اور اس سے گہرا لگاؤ رکھتے ہوں۔ مذکورہ مضامین نہ صرف معیاری طور پر پڑھا سکیں بلکہ ان کا مقصدی و تحقیقی ذوق پیدا کر سکیں۔ بچے میں تنقیدی و علمی رنگ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ تعلیمی نفسیات سے واقف ہوں۔ کسی اونچے درجے کے مستند اہلِ علم کی تصدیق سند مانی جائے گی اور اپنے ہاں کے مقامی کم از کم چار اسلام پسند حضرات کی تصدیق بھی ضروری ہوگی۔ عمر کی کوئی قید نہیں۔ معاوضہ ۱۲۵ روپے ماہوار۔ قیام و طعام کا انتظام مفت ہوگا۔ اس پتہ پر رجوع کیجیے: محترمہ اُمِ احمد صاحبہ ایم اے معرفت زیڈ۔ ایچ۔ پیرزادہ ۸۰۔ الف ماڈل ٹاؤن لاہور